خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ
13 جنوری 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 11 | ہفتہ 21 شعبان-1416ھ ' 13 صلح 1375ھش ' 13- جنوری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر شخص تو یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں۔ اس کی عزت اور شہرت ہو۔ برخلاف اس کے انبیاء علیہم السلام اپنے نفس کو بالکل بھلا دیتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ ہی کی عزت اور عظمت کے بھوکے پیاسے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کے اظہار کے لئے وہ ہر قسم کی ذلت کے برداشت کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ تمام دکھوں اور مصیبتوں کو برداشت کرتے ہیں مگر ذرا بھی پروا نہیں کرتے۔ ان کی ساری خواہشیں اور آرزوئیں اسی ایک بات پر آخر ختم ہو جاتی ہیں کہ کسی طرح پر اہل دنیا خدا تعالیٰ پر ایمان لاویں۔ انہیں سخت تکلیف پہنچتی ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ مشرک اور خدا تعالیٰ سے دور لوگ اپنے بتوں اور معبودوں کی ایسی تعریف کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی ہونی چاہئے۔ ایسا ہی وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتے کہ لوگ ہر قسم کے فسق و فجور اور بداعمالیوں میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف سے منہ موڑیں۔ ایسی صورت میں ان کے دل پر قلق اور کرب کا استیلاء ہوتا ہے۔ پس جب ان کے دکھوں اور تکالیف کا اندازہ حد سے گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر گوارا نہیں کرتا کہ وہ اس طرح پر دکھ اٹھائیں۔ اس لئے وہ کرامت یا نشان ظاہر کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 345)

بیعت کی کیا غرض ہے

بیعت کرتے وقت فیصلہ کر لینا چاہئے کہ بیعت کی کیا غرض ہے اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہو گا۔ اگر محض دنیا کی خاطر ہے تو بے فائدہ ہے۔ لیکن اگر دین کے لئے اور اللہ کی رضا کے لئے ہے تو ایسی بیعت مبارک اور اپنی اصلی غرض اور مقصد کو ساتھ رکھنے والی ہے۔ جس سے ان فوائد اور منافع کی پوری امید کی جاتی ہے، جو سچی بیعت سے حاصل ہوتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ظن سے بچنا چاہئے بہت سے گناہ اس سے پیدا ہوتے ہیں

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول)

بعضے گناہ ہوتے ہیں کہ وہ اور بہت سے گناہوں کو بلانے والے ہوتے ہیں۔ اگر ان کو نہ چھوڑا جائے تو ان کی ایسی ہی مثال ہے کہ ایک شخص کے بتوں کو توڑا جائے مگر بت پرستی کو اس کے دل سے دور نہ کرایا جاوے۔ اگر ایک بت کو توڑ دیا تو اس کے عوض سینکڑوں اور تیار ہو سکتے ہیں (-) غرض جب تک شرارتوں اور گناہوں کی ماں اور جڑ دور نہ ہو۔ تب کسی نیکی کی امید نہیں ہو سکتی اور تاوقتیکہ اصلی جڑ اور اصلی محرک بدی کا دور نہ ہو۔ فروعی بدیاں بہ کلی دور نہیں ہو سکتیں۔ جب تک بدیوں کی جڑ نہ کاٹی جاوے۔ تب تک وہ اور بدیوں کو اپنی طرف کھینچے گی۔ اور دوسری بدیاں اپنا پیوند اس سے رکھیں گی۔ مثلاً شہوت بد ایک گناہ ہے۔ یا بدنظری۔ زنا۔ لواطت۔ حسن پرستی۔ سب اسی سے پیدا ہوئی ہیں حرص اور طمع جب آتا ہے تو چوری' جعلسازی۔ ڈاکہ زنی۔ ناجائز طور سے دوسروں کے مال حاصل کرنے اور طرح طرح کی دھوکہ بازیاں سب اسی کی وجہ سے کرنی پڑتی ہیں غرض یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ بعض باتیں اصل ہوتی ہیں۔ اور بعض ان کی فروعات ہوتی ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے وہ کوئی حقیقی اور سچی نیکی ہرگز نہیں کر سکتے

باقی صفحہ 7 پر

تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویز ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم استاد جامعہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے عزیز ڈاکٹر میر مقبول احمد صاحب ایم ڈی حال نیوجرسی امریکہ کا نکاح مورخہ 5 جنوری 1996ء کو ہمراہ عزیزہ مکرمہ باسمہ خان بنت مکرم ریاض قدیر خان صاحب ایڈووکیٹ آف ڈیفنس لاہور سے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعد عصر بیت المبارک میں پڑھا۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مرزا امتیاز احمد صاحب وکالت علیاء لکھتے ہیں۔

مورخہ 95-11-24 بعد جمعہ بیت الحمد۔ راولپنڈی میں مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے خاکسار کی بھتیجی عزیزہ راحیلہ محمود بنت مرزا محمود احمد صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز رحمان رشید مرزا ابن مکرم رشید احمد مرزا صاحب سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ حبیبہ طلعت کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز ناصر احمد صاحب ابن مکرم عبدالسلام صاحب ناصر آباد۔ ربوہ بعوض حق مہر تیس ہزار روپے مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے مورخہ 95-12-29 بعد عصر بیت مبارک میں فرمایا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتے مبارک فرمائے

ولادت

○ مکرم محمد خالد وحید صاحب آفیسر یو بی ایل کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹوں کے بعد مورخہ 27- دسمبر 95ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام "ناصحہ" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب (اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ) کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد ارشد کاتب صاحب کارکن نظارت اشاعت ربوہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

13- صلح 1375 ھش 13 - جنوری 1996ء

حُسنِ خاتمہ کے لئے دعا

اگر چہ انسان کے ہر فعل کا کوئی نہ کوئی نتیجہ ضرور نکلتا ہے چاہے وہ ظاہر ہو یا نہ ہو۔ اور اسی لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے ہر فعل پر کسی نہ کسی جزا یا سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ ایسے کام زیادہ کرے جو اسے جزا کا مستحق بنادیں تو یقیناً اسے ایک اچھا اور نیک آدمی کہا جائے گا۔ اور اگر اس کے کام ایسے ہوں کہ اس کے نتیجہ میں اسے یا کسی اور کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو تو اس کے اس فعل کو برا کہا جاسکے تو یقیناً ایسے شخص کو ایک اچھا انسان نہیں کہا جاسکتا۔ جہاں تک انسانی اعمال کا تعلق ہے یہ ایک زنجیر بھی ہوسکتے ہیں اور ان کی کیفیت الگ الگ بھی ہو سکتی ہے۔ نیکی سے نیکی پھوٹتی ہے اور بدی سے بدی پیدا ہوتی ہے۔ اگر انسان خلوص کے ساتھ ایک نیکی کرے تو یقیناً اس سے ایک اور نیکی پھوٹنے کا احتمال ہوتا ہے اور وہ ایک اور نیکی کر گزرتا ہے۔ اسی طرح اگر انسان کوئی برا کام کرے تو اس کے برے کام کے ذاتی نتیجہ کے علاوہ یہ نتیجہ بھی نکل سکتا ہے کہ وہ اس کے بعد ایک اور برا کام کرے یعنی پہلے برے کام نے اس کو ایک اور برا کام کرنے پر مائل کردیا ہو۔ گویا کہ ہمارے افعال ایک زنجیر کی طرح ہیں لیکن بعض اوقات ان کی کیفیت زنجیر سے مختلف بھی ہو سکتی ہے۔ انسان نیک کام کرتے ہوئے کوئی برا کام بھی کر سکتا ہے یا یوں کہئے کہ برے کام کرتے ہوئے اسے نیکی کا بھی خیال آسکتا ہے اور وہ نیک کام کر سکتا ہے اسی لئے تو کہتے ہیں کہ انسان چور سے بعض دفعہ سادھ بھی بن جاتا ہے۔ یعنی ساری عمر برے کام کئے اور پھر نیکی کا خیال آیا تو نیکی کرلی۔ یہ مثال انسان پر بھی صادق آسکتی ہے کہ وہ برائیاں کرتے ہوئے نیکی کی طرف مائل ہو سکتا ہے اور بعض اوقات نیکیاں کرتے ہوئے برائی کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔ چاہئے تو یہ کہ وہ برائی کے قریب بھی نہ جائے۔ نیکیاں کرے لیکن اس سے بھی زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ اگر وہ عمر بھر نیکیاں ہی کرتا رہا ہے تو اسے کوئی بھی برا کام نہیں کرنا چاہئے۔ بدی کی طرف مائل نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اس کی ساری نیکیاں ضائع ہو سکتی ہیں۔ لوگ آخر یہی کہیں گے ناکہ آدمی تو ٹھیک ٹھاک تھا۔ نیکیاں کرنے والا۔ لیکن اب پتہ نہیں اسے کیا ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ سلوک اس طرح کا کریں گے جس طرح کا اب اس کے ساتھ کیا جانا چاہئے یہ نہیں کہ وہ برائی اختیار کرے اور اس کے ساتھ نیکی کا سلوک اس لئے کیا جائے کہ وہ پہلے نیکیاں کرتا رہا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ

"حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ ہر شے پر اپنے دین کو مقدم رکھو۔ زمانہ ایسا آگیا ہے کہ پہلے تو خیالی طور پر اندازہ عمر کا لگایا جاتا تھا مگر اب تو یہ بھی مشکل ہے۔ دانشمند کو چاہئے کہ ضرور موت کا انتظام کرے۔"

اس میں حسن خاتمہ کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ ہم سب کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ انسان نیکیاں کرے اور نیکیوں پر ہی اس کا خاتمہ ہو۔ کیونکہ اگر نیکیاں کرتے کرتے اس کے دل میں کہیں برائی کا خیال آجائے اور برائی کرتے ہوئے اس کا خاتمہ ہو تو لوگوں کو یہی بات یاد رہے گی کہ اس نے فلاں برا کام کیا۔ اس کی نیکیاں بھلادی جائیں گی۔ اور اس کی برائی کو سامنے رکھ کر اس کا ذکر کیا جائے گا۔ اور یہ برائی اس کی نیکیوں کو ضائع بھی کردے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم حسن خاتمہ کے لئے دعا کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری اس دعا کو قبول فرمائے۔

کہنا ہے جو' وہ کہتا ہوں ڈنکے کی چوٹ پر
اپنوں سے کوئی طمع نہ غیروں کا کوئی ڈر
شکوہ کسی سے ہے نہ گلہ ہے کسی کے ساتھ
نیّت ہے میری صاف مِرا دل ہے صاف تر

ابوالاقبال

○

مَیں اپنی ذات کا انکار کر رہا تھا مگر
وہ مجھ کو لا کے کھڑا کر گئے صلیبوں پر

یہ بات وجہِ تحیّر نہیں تو پھر کیا ہے
پُنچ رہے ہیں وہ نفرت مری محبت پر

یہ سارے لوگ ہیں مہماں کہ میزبان ہیں یہ
مکاں تو میرا مکاں ہے یہ گھر ہے کس کا گھر

خموشیوں میں کوئی بات سُن نہیں پائی
ہجوم شور میں ہر بات ہو گئی از بر

مری گلی سے گزرتے ہوئے کبھی تو رکو
کبھی تو پوچھو کہ جینا ہوا ہے کیوں دوبھر

قریب و دُور کے رشتے سمجھ نہیں آتے
مَیں سوچتا ہوں کہ کیوں سوچتا ہوں شام وسحر

جو میں نے ربط بڑھائے تھے ٹوٹ ٹوٹ گئے
بس اک تمہارا تعلق بنا ہے جاں پرور

نہ کہہ سکو تو خموشی بہت غنیمت ہے
جو کہہ سکو تو ہر اِک بات کو کہو کھل کر

مری اُڑان۔ مری تو نہیں کسی کی ہے
جو لگ رہے ہیں مرے پر' وہ ہیں کسی کے پر

یہ مان جا کہ ترے ہاتھ کچھ نہیں آیا
نسیم اَوروں کی باتوں کو اپنے نام نہ کر

نسیم سیفی

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

حضرت سیدہ اُمّ طاہر صاحبہ

ستارہ مظفر اپنی کتاب ہراول دستہ میں حضرت ام طاہر صاحبہ کے بارہ میں لکھتی ہیں۔

درس و عبادت آپ کی خواہش ہوتی کہ سب دینی کام مثلاً درس کلام الٰہی وغیرہ آپ کے گھر میں ہوا کریں۔ چنانچہ یہ درس آپ کے گھر میں باقاعدہ شروع ہو گیا۔ درس کے بعد بہت سی مستورات آپ کے کمرہ میں جمع ہو جاتیں۔ اور محبت کی وجہ سے بعض دفعہ گھنٹہ گھنٹہ جمع رہتیں۔ آپ ان کے ساتھ نہایت خوش اخلاقی سے پیش آتیں۔

ہفتہ کے دن درس ہوتا بہت سے محلوں سے کارکنات آتیں۔ سائبان لگتے۔ لاؤڈ سپیکر نصب ہوتے اور جمعہ کے بعد لجنہ کی مجلس عاملہ کی میٹنگ ہوتی۔ شاید ہی کوئی ایسا دن ہوتا کہ آپ گھر پر ہوں اور لجنہ اماء اللہ کی مرکزی یا مقامی کارکنات نے آپ کو گھیرا نہ ہوتا۔ پھر حضرت صاحب کی باری والے دن بھی زیارت کرنے والیوں دعا کی درخواست کرنے والیوں' شکایت کرنے والیوں اور مصیبت زدہ خواتین کا تانتا بندھا رہتا۔

حضرت صاحب کے ارشاد کہ "مستورات کسی مکان میں اکٹھی ہو کر عبادت کیا کریں اور جماعت بھی کرا لیا کریں" اس پر آپ نے لبیک کہا اور اپنے ہی مکان میں عبادت کے لئے جمع ہونے کا اہتمام کیا اور خود ہی بطور امام ان کو عبادت پڑھاتی رہیں۔ آپ آنے والیوں کے لئے بڑا وسیع دل رکھتی تھیں دن رات کی مصروفیت کے باوجود ہر ایک سے ہنس کر ملتیں۔ کوئی وقت ایسا نہیں ہوتا تھا کہ آپ تھوڑی دیر آرام بھی کر سکیں۔

حضرت سیدہ مہر آپا جان صاحبہ فرماتی ہیں کہ

ان کی کمزور طبیعت اور بیماری کی وجہ سے میں نے خود کئی دفعہ پھوپھی جان سے درخواست کی کہ آپ اپنی ملنے جلنے والیوں کے لئے ایک وقت مقرر کر دیں جس میں وہ آ کر آپ سے مل لیا کریں یہ ہر وقت کا تانتا آپ کی صحت کے لئے خطرناک ہے۔ آپ ہنس کر کہتیں۔ تم ٹھیک کہتی ہو۔ مگر میں کس طرح ان لوگوں کی محبت و خلوص کو ٹھکرا دوں۔ یہ لوگ اپنی حاجات لے کر آتے ہیں۔ بعض صرف پیار ہی کی خاطر آتے ہیں اور یہ خدا کا فضل ہے میں خدا کے فضل کی ناشکری کیسے کر دوں؟

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ آپ کے لجنہ کے کام سے لگاؤ کے بارے میں فرماتی ہیں "آپ نے ان حالات میں لجنہ کا کام سنبھالا جن میں بعض اوقات صدر کے فرائض جنرل سیکرٹری کے فرائض ایک کلرک کے فرائض بلکہ ایک ادائی کارکن کے فرائض بھی تنہا بیک وقت ادا کرتیں۔ اس زمانہ میں تنہا آپ کی وجہ سے تمام کام پھیلا اور تمام جگہ کام چلتا رہا۔ لجنہ کے کام کے سارے ڈھانچے اس خوبصورتی سے چھوڑ گئیں کہ آج بھی انہی پر کام ہو رہا ہے۔" الفضل کے (-) نمبر میں مضامین بھی لکھتی رہیں۔ امتہ الحئی لائبریری کی پہلی منتظم تھیں نہایت قلیل وقت میں لائبریری کے انتظامات کو احسن طور پر سرانجام دیا۔ غرض لجنہ کی خدمات کے بارے میں حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا۔

کہ انہوں نے لجنہ میں جان ڈال دی۔ آج کی لجنہ وہ لجنہ نہیں جو امتہ الحئی صاحبہ یا سارہ کے زمانہ کی تھی۔ آج وہ ایک منظم جماعت ہے جس میں ترقی کرنے کی بے انتہا قابلیت موجود ہے۔ بیواؤں کی خبرگیری۔ یتامیٰ کی پرورش' کمزوروں کی پرسش۔ جلسہ کا انتظام' باہر سے آنے والی مستورات کی مہمان نوازی' اور خاطر مدارت غرض ہر بات میں انتظام کو آگے سے بہت ترقی دی۔

خدمت خلق۔ ہر وقت خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کی تلاش میں رہتیں۔ خدا تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے میں اپنی راحت و آرام کو بھلا دیا۔ خدمت خلق میں حقیقی راحت محسوس کرتیں۔

حضرت سیدہ مہر آپا جان صاحبہ فرماتی ہیں۔

پھوپھی جان ام طاہر بچپن ہی سے نہایت رحم دل خدمت گزار اور فیاض تھیں۔ اگر کوئی غریب مریض حضرت شاہ جی (ان کے والد صاحب) کے پاس علاج کے لئے آتا تو پھوپھی اندر جا کر اس کے لئے کھانا منگوا کر لے آتیں۔ اسے پیسے دیتیں اور دادی اماں سے بضد ہو جاتیں کہ اس مریض کا کھانا ہمارے گھر سے جایا کرے اور پھر یہ مطالبہ کرتیں کہ وہ غریب ہے اس لئے آپ اسے کپڑے بنوا کر بھی دیں۔ اور پھوپھی جان کا یہ مطالبہ فوری پورا کیا جاتا۔

کسی مسافر خاتون کو درختوں کے نیچے ستاتے ہوئے دیکھتیں تو زبردستی پکڑ کر لے آتیں کہ یہ غریب دھوپ میں بیٹھی تھی میں اسے گھر لے آئی ہوں تاکہ یہ آرام کرے اور اب آپ لوگ اسے کھانا وغیرہ کھلائیں۔

بڑے ہو کر شادی کے بعد آپ کا یہ جذبہ ہمدردی جذباتی قولی اور فعلی لحاظ سے آپ کی زندگی کا جزو بن چکا تھا۔ آپ نہ صرف اپنے بچوں کی ماں تھیں بلکہ بیسیوں بیواؤں اور یتامیٰ کی ماں تھیں۔ آپ سینکڑوں غرباء کے لئے بہ منزلہ ماں تھیں۔ آپ بے کسوں کی غم گسار غریبوں کی مددگار اور مصیبت زدوں اور مظلوموں سے گہری ہمدردی رکھتی تھیں۔ کئی یتیم اور مسکین بچیوں کی خود پرورش کی۔ خود اپنے ہاتھ سے اشیاء (جہیز وغیرہ) بنا کر ان کی شادی کی اور اس میں بے انتہا خوشی محسوس کرتیں کہ مجھ پر ایک بوجھ تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے سبکدوش کیا۔ عام طور پر غریب لوگوں کی شادیوں میں شامل ہو کر ان کا حوصلہ بڑھاتیں تحائف دیتیں۔ جس سے غریب بہت خوش ہوتے' خود تلاش کر کے ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ رمضان المبارک میں اگر حضرت صاحب کے ساتھ پہاڑ پر ہوتیں تو وہاں سے پیغام بھجواتیں کہ میرے گھر میں سے فلاں جنس اتنی مقدار میں فلاں فلاں شخص میں تقسیم کر دی جائے۔ اسی طرح نقدی بھی دیتیں۔ بھینسیں پالنے کا شوق تھا اور صبح کے وقت کثرت سے لوگ چھاچھ لینے آتے۔ آپ غریب اور معذور لوگوں کی چھاچھ میں مکھن بھی ڈال دیا کرتی تھیں۔ آپ کی وفات کے بعد ایک معمر شخص نے آپ کے صاحبزادہ صاحب کو بتایا کہ امی کو کسی ذریعہ سے یہ علم ہوا کہ انہیں اچھی غذا کی ضرورت ہے مگر اس کی توفیق نہیں تو انہیں خود پیغام بھجوایا کہ ہمارے ہاں چھاچھ بہت ہوتی ہے۔ آپ لے جایا کریں۔ یہ چھاچھ تو دراصل بہانہ تھا ورنہ غرض ان کی کمزوری کے پیش نظر انہیں مکھن بھجوانا تھا۔ ان کے بیان کے مطابق باقاعدگی سے چھاچھ میں خاصی مقدار میں مکھن بھجواتی رہیں۔

رمضان میں سحری کے وقت خود غرباء میں لسی تقسیم کرتیں اور ضرورت مندوں کو اس میں مکھن ڈال کر دیتیں۔ دوسری امداد کا سلسلہ بھی رمضان میں اپنے عروج پر ہوتا غرباء سے خود کہہ کر حضرت صاحب کی خدمت میں درخواست دلواتیں۔ اور انہیں خود بھی خالی ہاتھ نہ لوٹاتیں۔ بغیر مانگے ضرورت پوری کرتیں۔ غریبوں کو حضرت صاحب کی طرف سے گندم ملتی تو مستحقین کو تلاش کر کے انہیں درخواست پیش کرنے کی تحریک کرتیں۔

تحریک جدید کے اجراء کے بعد حضرت صاحب کی طرف سے خرچ بچا تلا ملتا تھا۔ جماعتی چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا شوق بھی تھا اور غرباء کی مدد کرنے کی تمنا بھی۔ اس مقصد کے لئے اپنے گھر کے خرچ میں بچت کر کے بچوں کے کپڑوں میں سادگی اختیار کر کے اور کم تعداد میں بنا کر بچت کرنے کی کوشش کرتیں۔ جب گھر میں مہمان نہ ہوں تو کھانا انتہائی سادہ کر دیتی تھیں اور اس طرح بچت کر کے خفیہ اور اعلانیہ غرباء کی امداد کا سلسلہ جاری رکھتیں۔ کسی کو تکلیف میں دیکھ کر بے چین ہو جاتیں۔ دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتیں اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھتیں جب تک اس کی تکلیف دور نہ ہو جاتی۔ اگر خود خاطر خواہ مدد نہ کر سکتیں تو مخیر حضرات کو تحریک کر کے ضرورت مند کی مدد فرماتیں اور اگر کبھی قرض بھی لینا پڑے تو لے کر مدد کر دیتیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ

مجھے انہوں نے بعض اوقات ایسے رنگ میں روپے کے انتظام کے متعلق کہا کہ میرے دل میں درد پیدا ہونے لگا کہ انہیں کتنی سخت اور فوری ضرورت درپیش ہے۔ مگر بات کھلنے پر معلوم ہوا کہ وہ کسی دوسرے حاجت مند کی ضرورت پر بے چین ہو کر اس کے واسطے سفارش کر رہی ہیں۔

اس لئے اکثر مالی مشکلات میں مبتلاء رہیں مگر خدا نے اس متوکل ہستی کو اپنے در سے کبھی خالی نہیں لوٹایا اور غیب سے سامان کرتا رہا۔ اور لوگوں کی مدد کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ یہ مدد صرف روپے پیسے سے نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ جسمانی محنت اٹھا کر مثلاً شادی بیاہ کے موقع پر کپڑے سی کر یا سردیوں میں لحافوں کے غلاف وغیرہ سی کر بھی کی۔

حضرت سیدہ مہر آپا جان صاحبہ فرماتی ہیں کہ

ایک مرتبہ غرباء کے لحاف بننے میں دیر ہو گئی حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس قدر لحاف تین دن میں تیار ہو جائیں۔ میں برداشت نہیں کر سکتا کہ مزید لحافوں کی تیاری میں تاخیر ہو اور اللہ کی مخلوق کو سردی کی تکلیف سے دوچار ہونا پڑے۔ اور یہ کام اب آپ کے (یعنی پھوپھی جان) (حضرت ام طاہر صاحبہ) کے سپرد کرتا ہوں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ رات رات بھر جاگ کر اور سارا سارا دن لگ کر جس میں کھانے پینے اور آرام کا خیال بھی نہ رکھا گیا۔ آپ نے ختم کیا اور ٹھیک تیسرے دن ڈھیروں لحاف تیار کر کے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ اور خود اپنا یہ حال تھا کہ شدید بیمار ہو گئیں۔ کیونکہ عملی طور پر آپ نے کام میں زیادہ حصہ لیا اور یہ احساس آپ کو تڑپا گیا کہ اب تک غرباء کے لئے سردی سے بچاؤ کا انتظام نہیں ہو سکا۔

آپ فرماتی ہیں کہ

کہہ کر کام تو ہر کوئی کروا لیتا ہے۔ مگر اس کام کا سہرا صرف اپنے اوپر چسپاں کر کے اس کا وہ پراپیگنڈا کروانا چاہتی ہے کہ الامان والحفیظ۔ مگر پھوپھی جان اس قدر کام کرنے اور اس قدر مالی۔ جانی اور نفس کشی کرنے کے بعد بھی کیا مجال کہ ان کے کسی عمل سے اشارتاً کنایتہ "یہ ظاہر ہو تا کہ انہوں نے کچھ کیا۔ طبیعت میں ذرہ بھر نمائش و نمود کا نام نہ تھا۔ سب کچھ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا کرتیں۔

اسی اسی نوے نوے مشینیں رکھیں خود بھی غرباء کے لئے کپڑے سینا اور خدمت خلق اور سلسلہ کی خدمت کا جذبہ رکھنے والی خواتین سے ذوق و شوق سے بلا اجرت کروانا آپ کے حسن اخلاق کی شاندار دلیل ہے۔

آخری رمضان میں نصف شب کو اٹھ کر روزہ داروں کے لئے خود پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ پراٹھے پکائے تاکہ روزہ داروں کو پراٹھے مل سکیں۔ کیونکہ ملازم باورچی نے اتنے گھی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطلوبہ تعداد میں پراٹھے پکانے سے انکار کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت عطا فرمائی کہ سارے عملہ کی ضرورت پوری ہوتی رہی۔ حضرت صاحب نے اس مشقت سے منع فرمایا کیونکہ آپ ابھی ابھی بیماری سے اٹھی تھیں اور رات کو صرف دو تین گھنٹے سونے کو ملتے تھے۔ تو جواب یہی دیا کہ "کیا معلوم پھر ثواب کمانے کا موقعہ ملے یا نہ ملے۔ اس عمل سے نہ روکیں"

یعنی ثواب کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتی تھیں۔ آپ خدمت دین کرنے والوں کی انتہائی قدردان تھیں دوسروں کی مصیبت اور دکھ کو ہر ممکن دور کرنے کی کوشش کرتیں۔ کسی کو مشکل میں دیکھ کر اس کی مدد کے لئے تیار ہو جاتیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے مختلف شعبوں کی کڑی نگرانی کرنی پڑتی۔ آپ کارکنان کی اصلاح کے لئے کسی قسم کی رعایت نہیں کرتے تھے۔ اگر کسی کارکن سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی تو حضرت صاحب کی ناراضگی کی صورت میں وہ اپنے آپ کو دونوں جہانوں کا مجرم سمجھتا اور اس کی دنیا اندھیر ہو جاتی۔ ایسی صورت میں وہ اپنی خطاؤں کو معاف کروانے کے لئے سیدہ محترمہ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اور آپ بڑی فیاضی اور دلیری سے حضرت صاحب سے سفارش کرنے کے لئے تیار ہو جاتیں اور اکثر معافی دلوانے میں کامیاب ہو جاتیں۔ جبکہ کوئی اور اس کام کے لئے بہت احتیاط سے کام لیتا کیونکہ بعض دفعہ قصور سخت ہوتا تھا۔ آپ کے محترم صاحبزادے فرماتے ہیں۔

حضرت صاحب کی خدمت میں ایسے شخص کی سفارش کرنا خاصے دل گردے کا کام تھا۔ اور صرف وہی کر سکتا تھا جو آنکھیں جھکا کر حضرت صاحب کی ناراضگی کے شدید اظہار کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو۔ پس ایک طرف یہ ناراضگی کا خوف اور دوسری طرف ایک روتے ہوئے معافی کے طلبگار کی التجائیں کہ گو قصوروار ہوں مگر حضرت صاحب کی ناراضگی برداشت نہیں ہوتی اس لئے خدا کے واسطے معافی لے دیجئے۔ چنانچہ ہمیشہ یہ التجائیں جیت جاتیں اور سفارش کی ہمت اور جرات دلاتی تھیں۔ اس کے نتیجہ میں بعض دفعہ پر عذاب قربانی بھی دینی پڑتی تھی۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ اس قسم کی سفارش پر حضرت صاحب اس قدر ناراض ہوئے کہ خود امی کے آنسو نکل پڑے۔ اور بعد میں خود آپ کو اپنے قصور کی معافیاں مانگنی پڑیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کچھ دل ہی ایسا دیا تھا کہ دوسرے کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔

زندہ دلی و خوش اخلاقی۔ آپ کے پاس چند گھڑیاں بیٹھنے والے اپنے رنج و غم بھول جاتے تھے۔ آپ کی طبیعت بہت ہنسنے ہنسانے والی تھی۔ "آپ جس مجلس میں بیٹھتیں وہ مجلس زعفران زار ہو جاتی۔ اس قدر رونق اور قہقہوں کا شور ہوتا کہ لطف آ جاتا کتنا ہی کوئی پریشان اور دکھیا کیوں نہ ہوتا۔ ان کی حاضری میں پہنچ کر سارے غم بھول جاتا۔ وہ ہنس ہنس کر دکھیا کے غم اور دکھ درد کو اس طرح ختم کر دیتیں کہ یوں لگتا کہ کبھی غم اسے ہوا ہی نہ تھا۔ پھر احادیث اور کلام الٰہی کے حوالوں سے مایوس انسان کی اس طرح ڈھارس بندھاتیں کہ وہ مطمئن ہو کر اور تازہ ایمان لے کر اٹھتا۔

ان کے ساتھ یہ رونق ختم ہو گئی وہ ایک بہار تھیں۔ جو دوبارہ لوٹ کر نہ آسکیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"لذت حاصل کرنے کا مادہ مریم میں غضب کا تھا ایک مردہ دل کو زندہ دل بنا دیتی تھیں۔ گھوڑے کی سواری کی بے انتہا شوقین تھیں۔ بندوق چلانا بھی جانتی تھیں۔ پہاڑ و دریا کی سیر سے لذت اٹھانا انہی کو آتا تھا۔

دھرمسالہ قیام کے دوران کارکنان ایک مرتبہ پہاڑوں پر برف دیکھنے گئے تو واپسی پر پچیس تیس سیر برف اٹھا لائے۔ تاکہ ساتھیوں کو دکھائیں۔ دکھانے کے لئے کوٹھی کے اندر بھی بھیج دی۔ برف بھیجنے کے آدھ پون گھنٹہ بعد حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ نے دودھ کی آئس کریم تیار کر کے پیالے بھر بھر کر ان کارکنان کے لئے سب سے پہلے باہر بھیج دیئے۔ جنہیں دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔ یقیناً یہ بات آپ کے اعلیٰ ذوق کی نمائندگی کرتی ہے۔

مالی قربانی۔ آپ کو چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا بہت شوق تھا۔ اپنی گھریلو زندگی میں سادگی اختیار کر کے حضرت صاحب کی باری کے علاوہ باقی دنوں میں غریبانہ کھانا پکاتیں۔ حضرت صاحب کے آرام کے خیال سے اور اس خیال سے بھی کہ حضرت صاحب کو ان کی تنگی کا علم نہ ہو۔ حضرت صاحب کی آمد پر اچھا کھانا پکواتیں۔ اور اس طرح ہر ممکن بچت کر کے زیادہ سے زیادہ چندے دینے کی کوشش کرتیں، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب آپ کی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

مالی قربانی میں بھی سیدہ موصوفہ کو خدا تعالیٰ نے ممتاز حیثیت عطا کی تھی اور میں جب ان کے چندوں کو دیکھتا تھا تو حیران ہوتا تھا کہ اس قلیل آمد پر اتنے بھاری چندے کس طرح ادا کرتی ہیں۔ چندہ کی ہر تحریک میں پیش پیش رہتی تھیں۔ حتیٰ کہ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ تحریک جدید کے امانت ذاتی کے شعبہ میں بھی انہوں نے محض شرکت ثواب کی خاطر حصہ لے رکھا تھا۔ اسی طرح پرائیویٹ چندوں میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہتی تھیں۔ موصوفہ موصیہ تو شروع سے ہی تھیں۔ کئی سال سے موصوفہ نے اپنے حصہ وصیت کو ایک بٹا دس حصے سے بڑھا کر ایک بٹا تین کر دیا تھا اور دوست جانتے ہیں کہ ایک تہائی حصہ وہ انتہائی حد ہے جس سے اوپر دین حق نے کوئی وصیت جائز نہیں رکھی۔

حضرت سیدہ مہر آپا جان صاحبہ فرماتی ہیں۔

اپنی حیثیت اور آمد سے بڑھ کر چندہ دیتیں۔ بعض دفعہ چندے کا وعدہ بھی لکھوا دیتیں۔ گھر کے عزیزوں میں سے جو آپ سے بہت بے تکلف اور حالات کو جانتے ہوئے آپ سے پوچھ بیٹھتے کہ آپ اتنا چندہ لکھوا رہی ہیں۔ تو آپ کہتیں میں صحت نیت سے چندہ لکھوا رہی ہوں اور خدا خود ہی اس کا انتظام فرمائے گا اور ہوتا بھی یہی کہ خدا تعالیٰ خود غیب سے ایسے سامان پیدا کرتا کہ آپ ایک ایک کوڑی ادا کر دیتیں۔

بچوں کی تربیت۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹیاں اور ایک بیٹا عطا فرمایا۔ آپ کو بچوں کی تربیت کا بہت خیال رہتا تھا "تربیت کی خاطر سختی بھی کرنی پڑتی تو اس سے بھی دریغ نہ کرتیں۔ آپ کے صاحبزادے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں عبادت کی پابندی بڑی سختی سے کرواتی تھیں۔ چندہ کی خود بھی بڑی پابند تھیں اور ہمیں بھی بچپن سے اس کی عادت ڈالی ہمارے جیب خرچ کاٹ کاٹ کر چندہ دیا کرتی تھیں اور ہمیں یہ بات ہمیشہ جتاتی رہتی تھیں تاکہ خوب ذہن نشین ہو جائے کہ چندہ ہم خود دے رہے ہیں۔ غرباء سے ہمدردی کی بہت تلقین کرتی تھیں۔ بچوں کی لڑائی میں کبھی اپنے بچوں کا ناجائز ساتھ نہیں دیتی تھیں۔ یہ برداشت نہیں کرتی تھیں کہ بچے کسی خادم پر ہاتھ اٹھائیں۔ بچے اور خادم کا اختلاف ہو تو کبھی خواہ مخواہ بچے کے حق میں فیصلہ نہیں دیا بلکہ دونوں کا بیان سن کر یہ اندازہ لگاتی تھیں کہ کون سچ اور کون جھوٹ کہہ رہا ہے۔ اور جس کا جرم ثابت ہو اسے جرم کے علاوہ جھوٹ کی الگ سزا ملتی تھی۔ نصائح عام طور پر اس رنگ میں کرتی تھیں کہ دل میں اتر جاتی تھیں۔ آپ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ بہشتی مقبرہ سے دعا کر کے واپس آ رہے تھے راستے میں کوئی شخص گزرا جس نے نہ ہمیں سلام کیا نہ میں نے اسے۔ امی پر مجھ سے بہت مایوس ہوئیں کہ تمہیں اتنا بھی سلیقہ نہیں کہ راستہ پر چلنے والوں کو سلام کہو۔ میں نے کہا اس نے بھی تو نہیں کہا تھا۔ تو کہنے لگیں تمہیں اس سے کیا غرض (-) تو سب سے پہلے سلام کیا کرتے تھے۔ پھر نصیحت کی کہ دیکھو خواہ کوئی واقف ہو یا ناواقف ہو اسے پہلے سلام کیا کرو۔

زہد و تقویٰ زہد و تقویٰ میں بہت بلند مقام پر فائز تھیں۔ بہت عبادت گزار، دعا گو، کلام الٰہی کی عاشق صادق تھیں۔ ظاہری اور باطنی دونوں احترام ملحوظ رکھتیں۔ خوبصورت غلافوں میں ملفوف رکھتی تھیں (-) عبادت اہتمام سے ادا فرماتیں۔ تلاوت کلام الٰہی اہل زبان جیسے تلفظ سے کرتیں۔ جب بھی موقع ملتا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب پڑھتی تھیں۔ اکثر مغرب کے بعد حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوتیں۔ آپ کو حضرت اماں جان سے بے حد عقیدت و محبت تھی۔ بچوں کو بھی ان کی خدمت میں حاضر ہونے کی نصیحت فرماتیں۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ فرماتی ہیں۔

کہ پھوپھی جان کی نرینہ اولاد صرف طاہر احمد صاحب ہیں ان کے لئے ہر وقت تڑپ کر خود بھی دعا کرتیں اور پھر دوسروں سے یہ دعا کرواتیں کہ میرا ایک ہی بیٹا ہے خدا کرے یہ خادم دین ہو۔ میں نے اسے خدا کے راستہ میں وقف کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے حقیقی معنوں میں واقف بنائے اور آنسوؤں کے ساتھ یہ جملے بار بار دہراتیں۔ "خدایا میرا طاہری تیرا پرستار ہو۔ یہ عابد و زاہد ہو اسے خادم دین بنائیو اسے اپنے عشق حضرت (-) کے عشق اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عشق میں سرشار کیجیو۔" (-)

ایک ہی بیٹا اور اس کے لئے اتنی تڑپ کہ وہ خادم دین ہو آپ کے اعلیٰ دینی ذوق کی روشن مثال ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"میرا طاہری مریم موصوفہ کی آرزوؤں کا بہترین ثمر ہے۔ ان کو اس بات کی تڑپ تھی کہ ان کا یہ اکلوتا بیٹا صحیح معنوں میں دین کا خادم ہو۔"

یقیناً بیٹیوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے بیٹے کی تربیت میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعائیں بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوئیں۔ آپ شروع ہی سے قابل قدر دینی خدمات بجا لاتے رہے اور آخر خدا تعالیٰ نے چوتھے مظہر بنا کر عظیم منصب سے سرفراز فرمایا اور آج ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد کروڑوں دلوں کی دھڑکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر و صحت میں برکت دے اور ایسی عظیم الشان ہستی کی والدہ کے درجات ہر لحظہ بلند تر کرتا چلا جائے آمین۔

بداخلاقیاں انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں

جب انسان گناہ پر اطلاع پا لے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے۔ مگر یہ ممکن نہیں ہے. جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ۔ غضب۔ کینہ۔ جوش۔ ریا۔ تکبر۔ حسد وغیرہ۔ یہ سب بداخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں۔ انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے۔ شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بدخلقی تھی (-) اس کا نتیجہ کیا ہوا وہ مردود خلائق ٹھہرا اور ہمیشہ کے لئے لعنتی ہوا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر الدین احمد سامی (لندن)

الفضل کے درویش

پاکستان کی خوش قسمتی تھی کہ 1953ء میں خواجہ ناظم الدین کی صورت میں اسے ایک نیک النفس حکمران میسر آیا۔ اس دور میں پاکستان کے بانی مبانی قائد تو دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ مگر مسلم لیگ کی بساط اسی طرح بچھی تھی' اور تمام مہرے اپنی اپنی جگہ پر تھے۔ ڈھاکہ سے کراچی تک ایک ہی پلیٹ فارم تھا۔ سندھ کا مرکزی شہر کراچی مختلف طبقات کی آماجگاہ تھا۔ اخوت کا مظہر یہ شہر عظیم امن کا گہوارہ تھا۔ جہاں ہر سطح کا انسان دو وقت کی روٹی سکون سے کھا سکتا تھا۔ بھلے' فٹ پاتھ پر سوئے۔ چین سے تو سوتا تھا۔ صحافت آزاد تھی۔ ضمیر زندہ تھے۔ حق بات کہنے کا حوصلہ رکھنے والے موجود تھے۔ اور صاحب اقتدار اپنی طاقت کے ناجائز استعمال کو گناہ سمجھتے تھے۔ یہ تھی وہ کھلی فضا جس میں سندھ سانس لے رہا تھا۔ یہ تھا وہ سندھ جس نے پاکستان کے لئے قربانیاں دینے والوں کو والہانہ طور پر سینے سے لگایا تھا۔ اس سندھ میں کسی کی مجال تھی جو کسی کو بد نظر سے دیکھ سکتا۔

1953ء کے احمدیوں کے خلاف ہنگاموں کے دوران روزنامہ الفضل کو جو ان دنوں لاہور سے شائع ہوتا تھا۔ بند کر دیا گیا۔

الفضل بند تو ہوا۔ لیکن یہ کیسے ممکن تھا کہ اس کے ذریعہ ہونے والی آبیاری بھی رک جاتی۔ یہاں بھی کراچی ہی کا سینہ وا ہوا۔ کراچی سے ان دنوں خدام الاحمدیہ کا ترجمان پندرہ روزہ المصلح نکلا کرتا تھا۔ جس کی ادارت میں فیض عالم چنگوی اور تاثیر احمدی شامل تھے۔ یہ حضرات بخوشی ایک طرف ہٹ گئے۔ اور ان کی جگہ الفضل کے سٹاف نے لے لی۔ یوں الفضل نے المصلح کا پیرہن اختیار کیا۔ بس پھر کیا تھا۔ کراچی کے وارے نیارے ہو گئے۔ مفت میں مکرم روشن دین صاحب تنویر۔ مسعود احمد خان دہلوی۔ شیخ خورشید احمد اور محمد احمد پانی پتی جیسے صاحب طرز ادیب اور اخبار نویس آ موجود ہوئے۔ الفضل کے ادارہ کی تفصیل بھی اس وقت یہی تھی۔ جن کے خامے' حضرت سلطان القلم کے علم کلام اور اسلوب بیان سے ترشے ہوئے تھے۔ بس اسی حادثہ نے ہمیں بھی روشن دین تنویر سے ملا دیا۔ ملانا تو بہت بڑی بات ہے۔ ہمارے جیسوں کے تو پر جلتے تھے۔ بس نظارہ تھا اور وہ بھی دور دور سے! ایسی ہستیاں اپنی ذات میں ایک انجمن ہوتی ہیں۔ مگر حسرت رہی کہ ہم کبھی کسی مجلس میں تنویر کو دیکھ پاتے۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ انہوں نے بھی احمدیہ ہال کے پچھواڑے ایک کمرہ کو اپنا مسکن اور دفتر بنائے رکھا۔ اور دوسری طرف احمدیہ ہال کا ماحول ایسا فعال ماحول تھا۔ جس نے ان دنوں فقط اپنی گہما گہمیوں میں سرمست رہنے کا طور اپنا رکھا تھا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ روشن دین تنویر کو باہر نہ لا سکے۔ وہ تو تھے بھی اپنی جگہ خاموش طبع اور تنہائی پسند انسان' ان کے خرام میں بھی تو کوئی آواز نہ تھی۔ کاش کراچی کو کبھی ان کے ساتھ کوئی شام منانے کا خیال آتا۔

اسی ماحول میں ایک مسعود احمد خان دہلوی بھی تھے بولتے کم تھے۔ آس پاس کو پڑھتے زیادہ تھے۔ کہیں کہیں ایک آدھ فقرہ چست کر دیا۔ ان کے ساتھیوں میں ایک شخصیت اللہ بخشے محمد احمد پانی کی بھی تھی۔ جنہوں نے احمدیہ ہال کے بازو میں سٹور نما کمرہ میں ایک چٹائی کو دفتر بنا رکھا تھا۔ ایک ہاتھ میں عربی کی کوئی پرانی کتاب تھامے رکھتے۔ دوسرے ہاتھ میں قلم ہوتا۔ جو رہٹ کی طرح علوم و فنون کے خزانے قرطاس پر انڈیلتا چلا جاتا۔ ترجمہ کرنے میں ایسی مہارت اور روانی تھی کہ دیکھنے والا محسوس کر سکتا تھا۔ کہ محمد احمد پانی پتی کو ایک دوڑ سی لگی ہے۔ وقت نے بھی یہی بتایا۔ واقعی وہ دوڑ تھی۔ زندگی نے وفا نہ کی۔ نوجوانی میں ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اور اپنے کام سے اردو بازار لاہور کے کتب فروشوں کی الماریاں بھر گئے۔

باوجود تنگی داماں' انتظامی لحاظ سے ایک مولوی عبداللہ اعجاز تھے جنہوں نے دفتری آن بان کو بنا رکھا تھا۔ اسی طرح عملہ میں ایک نہایت ہر دلعزیز' سادہ اور منکسر المزاج ہستی منشی سبحان علی صاحب کی تھی۔ جتنے خوش طبع تھے۔ اتنے ہی خوش نویس تھے۔ کراچی کی ہر ادا انہیں بھلی لگتی تھی۔ خاص طور پر موسم سے بہت خوش تھے۔ ایک روز وہ کسی مارکیٹ سے کالے رنگ کا سیکنڈ ہینڈ مخملی کوٹ خرید کر پہن آئے۔ ان کا گزر تنویر صاحب کے سامنے سے ہوا۔

بس یہاں تو وہ پکڑے گئے۔ "کیا خوب! منشی صاحب آپ تو بالکل بیگم لیاقت علی خان لگ رہے ہیں"

تنویر صاحب نے چلتے چلتے یہ فقرہ چست کر دیا۔ دراصل منشی صاحب نے جو کوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کے بٹن' لیڈیز کوٹ ہونے کی چغلی کھا رہے تھے۔ بہت دیر تک عملہ میں ان کے ساتھ یہ چھیڑ رہی۔ لیکن ان کی ہمت کی بھی داد دینا پڑے گی۔ انہوں نے وہ کوٹ اتارا نہیں۔ انہوں نے تو آخر اسے خرید کر ہی پہنا تھا۔ اور اس پر ان کے دام خرچ ہوئے تھے۔

الفضل کا سٹاف ایک سال تک کراچی میں رہا۔ ان کی مستقل مزاجی۔ لگن۔ ان تھک محنت اور ذمہ داری کے احساس نے ایک لمحہ بھی انہیں اجنبی مہمان ہونے کا کوئی تصور پاس نہیں پھٹکنے دیا۔ المصلح کے نام کے سوا' انہوں نے کراچی کی جماعت سے اپنے لئے کسی سہولت کی خواہش نہ کی۔ کس حال میں وہ کراچی آئے۔ کس حال میں وہ واپس گئے۔ یہ سب اثاثے وہ اپنے ساتھ ہی لے گئے۔ اور ہمیں خواب دیکھنے کے لئے چھوڑ گئے۔

اللہ۔ اللہ۔ کتنے خود دار۔ کتنے حوصلہ مند۔ کتنے درویش صفت تھے وہ لوگ!

تنویر صاحب اور منشی سبحان علی صاحب (مولانا عبدالسلام ظافر کے والد) اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی' جرمنی میں رونق افروز ہیں۔ اور اپنے قلم گوہر بار سے دین کی خدمت میں مستعد' جناب شیخ خورشید احمد صاحب کینیڈا میں ہیں۔ موخر الذکر دونوں احباب کی صحت اور لمبی عمر کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

جن سے مل کر زندگی سے پیار ہو جائے وہ لوگ
آپ نے شاید نہ دیکھے ہوں' مگر ایسے بھی ہیں

داؤد طاہر

شوق ہم سفر میرا

داؤد طاہر اپنی کتاب شوق ہم سفر میرا میں کہتے ہیں۔

میرے ایک دیرینہ دوست میرے ہم نام داؤد احمد کچھ عرصہ پہلے تک اسلام آباد میں ایکسچینج سنٹر کے نام سے جائیداد کی خرید و فروخت کا کام کرتے تھے۔ اس کاروبار میں ان کے بھائی بشارت بھی شامل تھے۔ مجھے یہ تو معلوم تھا کہ کسی وجہ سے اسلام آباد سے اپنا کاروبار سمیٹ کر یہ دونو بھائی کینیڈا منتقل ہو چکے ہیں لیکن کس جگہ' اس کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ جب ہم واپس آ رہے تھے تو ڈکیہ پرتھ (Perth) کے مقام پر کانوئیل ہاؤس موٹر ان نامی ہوٹل پر رک گئیں۔ میں نے سمجھا کہ شائد اپنے سفر کی تھکن مٹانا چاہتی ہیں۔ لیکن یہ جان کر خوشی ہوئی کہ یہ ہوٹل چند اور لوگوں کی شراکت میں ہمارے ان دونوں دوستوں کی ملکیت ہے۔ داؤد اس وقت وہاں موجود تھے۔ انہوں نے گرم کافی سے تواضع کی تو بڑی فرحت حاصل ہوئی۔ لیکن اصل خوشی ان کے ساتھ اس غیر متوقع ملاقات کی تھی۔ ان کو دیکھ کر کتنی ہی باتیں میرے ذہن میں گھوم گئیں۔ داؤد آج سے تقریباً تیس بتیس سال پہلے داؤد جنرل سٹور کے نام سے ایک چھوٹی سی دکان کیا کرتے تھے۔ پھر

کی بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر ایک دوسرے سے رابطہ رکھتے ہیں بلکہ ان کی بڑی تعداد مہینہ میں ایک بار کسی جگہ اکٹھے ہو کر کچھ وقت گزارتی ہے۔ تجدید تعلقات کے ساتھ ساتھ اس طرح انہیں ایک دوسرے کے مسائل سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ نئے آباد کاروں سے تعارف ہو جاتا ہے اور رہنمائی یا مدد کے محتاج پاکستانیوں کی خاطر خواہ مدد ہو جاتی ہے۔ جس روز مجھے کینیڈا سے واپس آنا تھا اس روز ایک ایسا اجتماع ٹورانٹو میں منعقد ہو رہا تھا۔ اگر میں اس اجتماع میں شامل ہو جاتا تو بہت سے ایسے احباب سے مل سکتا تھا جنہیں میری ٹورانٹو آمد کی اطلاع تو ہو چکی تھی تاہم اپنی اپنی مصروفیات کی وجہ سے ہم ایک دوسرے سے مل نہیں پائے تھے۔ لیکن افسوس کہ میرا دن تو سفر میں گزر گیا اور رات نو بجے میں نے ٹورانٹو سے روانہ ہونا تھا۔ اس لئے خواہش کے باوجود وہاں حاضر نہ ہو سکا۔

انہوں نے راولپنڈی میں کپڑے کا کام کیا۔ اور آخر میں اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کا۔ خدا کے فضل سے اب وہ ایک اچھے بھلے کاروبار کے مالک ہیں اور وہ بھی کینیڈا جیسے ملک میں۔

ٹورانٹو میں بہت سے پاکستانی آباد ہیں۔ خوشی

ہماری تاریخ

شیخ نصیر الدین احمد کی جب نائیجیریا سے سیرالیون تبدیلی ہوئی تو آپ 6- اکتوبر 1959ء کو ایاپا جہاز کے ذریعے فری ٹاؤن کے لئے روانہ ہو گئے۔ 4- اکتوبر کو فضل عمر احمدیہ سکول 23-21 اوجو گیڈ اسٹریٹ لیگوس میں آپ کے لئے الوداعی پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ اس پارٹی پر بتایا گیا کہ آپ وہاں مشن کے سربراہ ہونگے۔ اس الوداعی تقریب میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعلیمی سوسائٹی انصار الدین کے سکولوں کے مینیجر الحاج ایم۔ اے اوکنو اور ٹیچرز ٹریننگ کالج کے پرنسپل مسٹر باشوروں نے بھی شرکت کی۔ ان دونوں احباب نے شیخ نصیر الدین احمد کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے نائیجیریا میں ان کے کام کو سراہا۔ اور حاضرین کو بتایا کہ وہ ان کے اخلاق سے کس قدر متاثر ہیں۔ جماعت کے ایک دوست مالم ایم جیبو جو ایگیڈے کے رہنے والے ہیں نے شیخ نصیر الدین احمد کے ایگیڈے میں چند روز قیام کے متعلق ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے عجز و انکسار اور دوستوں سے دوستی نے لوگوں کے دل جیت لئے۔ اختتامی خطاب میں مولوی نسیم سیفی نے تمام حاضرین کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ دعوت الی اللہ ہم سب کی زندگی کا منتہا و مقصود ہونا چاہئے۔ مسٹر وحید آئینہ اور مسٹر توفیق اوکینو نے سکاؤٹنگ کے بعض مناظر پیش کئے۔ یہ دونوں نوجوان سکاؤٹ گروپ کے لیڈر تھے۔ ان کے مظاہروں سے حاضرین نے دلچسپی کا اظہار کیا۔ بعد ازاں خورونوش کی حاضرین کو دعوت دی گئی۔ ایک خاموش دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بنگلہ دیش میں اپوزیشن کا ایجی ٹیشن

بنگلہ دیش کی اپوزیشن نے دو سال کے طویل سیاسی ایجی ٹیشن کے بعد چند ماہ قبل عام انتخابات کا اعلان تو کروا دیا ہے۔ مگر بنگلہ دیش کی نگران وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء اپوزیشن کا یہ مطالبہ تسلیم کرنے پر راضی نہیں ہیں کہ عام انتخابات کسی غیر جانبدار نگران وزیر اعظم کی نگرانی میں ہوں۔ عام انتخابات کی تاریخ وزیر اعظم دو دفعہ بڑھا چکی ہیں اب یہ تاریخ فروری کے نصف میں مقرر ہو چکی ہے۔ مگر اپوزیشن نگران وزیر اعظم کے اعلان کردہ عام انتخابات میں حصہ لینے پر آمادہ نہیں ہے۔ بنگلہ دیش کی بڑی اپوزیشن جماعت عوامی لیگ کی سربراہ مسز حسینہ واجد جو بنگلہ دیش کے لیڈر شیخ مجیب الرحمن کی صاحبزادی ہیں، ان دنوں ملک بھر میں وسیع پیمانے پر ہڑتالوں اور مظاہروں میں مصروف ہیں۔ پہلے انہوں نے ایک ایک دن کی ہڑتال کی اور اب دو دن کی ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس دوران ملک بھر میں بڑے بڑے جلوس نکالے جا رہے ہیں مگر اس سارے ہنگامے اور شور شرابے کے باوجود مسز خالدہ ضیاء اپنے موقف پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ آئین میں کسی نگران وزیر اعظم کی گنجائش نہیں۔ تاہم انہوں نے یہ پیشکش کی ہے کہ وہ نگران کابینہ میں اپوزیشن کے لوگوں کو شامل کرنے کو تیار ہیں۔ مگر اپوزیشن کو یہ پیشکش بھی قبول نہیں۔

اس سے پہلے بھی ماضی میں ایک بار اپوزیشن کے بائیکاٹ کے باوجود اس وقت کی حکومت نے یکطرفہ انتخابات کروا کے بھاری اکثریت حاصل کر لی تھی۔ اور اب بھی شاید ایسا ہی ہو۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ نگران وزیر اعظم کے طور پر مسز خالدہ ضیاء کی نگرانی میں عام انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ہونے ممکن نہیں ہیں۔ یہ یکطرفہ اور یک جماعتی انتخابات ہی ہوں گے۔

مسز خالدہ ضیاء نے اپوزیشن کو مذاکرات کی دعوت بھی دی ہے مگر اپوزیشن جس میں عوامی لیگ کے علاوہ جماعت اسلامی اور بعض دوسری پارٹیاں بھی شامل ہیں مسز خالدہ ضیاء کی کسی پیشکش کو قبول کرنے پر تیار نہیں ہیں۔

OOO

کابل پر حملے

کابل پر طالبان قبضہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ ان کے بار بار کے حملوں کو حکومتی فوجوں نے کامیابی سے پسپا کر دیا ہے۔ اور جو علاقے طالبان نے آگے بڑھ کر اپنے قبضہ میں لئے تھے وہ بھی ان سے واپس لے لئے ہیں۔ طالبان نے شہر کو آنے جانے والے تمام راستے بند کر رکھے ہیں۔ اور اب انہوں نے کابل کی انتظامیہ کو زچ کرنے کے لئے شہر پر راکٹوں اور میزائیلوں کے حملوں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جس سے آئے دن شہریوں کا جانی نقصان ہو رہا ہے۔ تازہ حملے میں جو راکٹ کابل پر پھینکے گئے ان سے 8۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس سے پہلے بھی ایسے حملوں میں ایک بڑی تعداد ہلاک ہو چکی ہے۔

اب کابل کو جانے والا صرف ایک ہی راستہ کھلا ہے وہ ہے پاکستان کی طرف سے جلال آباد کے ذریعے کابل جانے والا راستہ۔ اس راستے سے ہی امدادی قافلے بھی آ سکتے ہیں۔ مگر یہ راستہ بھی خطرات سے پر ہے۔ کابل کی ناکہ بندی سے شہری شدید مشکلات میں ہیں اور وہاں پر قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگی ہیں کھانے پینے کی اشیاء ختم ہو رہی ہیں۔ کابل کے 60 فیصد لوگ بھوکوں مرنے پر مجبور ہیں۔ مگر صدر ربانی اپنا اقتدار چھوڑنے پر تیار نہیں ہیں۔

OOO

چیچنیا کے مجاہدین کی تازہ کارروائی

چیچنیا کے مجاہدین آزادی روس سے بڑی جرات کے ساتھ مسلسل نبرد آزما ہیں۔ انہوں نے حالیہ الیکشن میں جنگ کا سلسلہ ایک بار پھر شروع کر کے روس کو بتا دیا ہے کہ چیچنیا پر روس کے قبضے کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

چند دن قبل چیچنیا کے جانبازوں نے ایک قصبے میں ایک ہسپتال پر حملے کر کے قریباً ایک ہزار لوگوں کو یرغمال بنا لیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ چیچنیا پر روس کی فوج کے حملے بند کئے جائیں۔ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن اس صورت حال سے پریشان ہیں۔ انہوں نے ان یرغمالیوں کو رہا کرانے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔

اس سے قبل روس اور چیچنیا کے جانبازوں کے درمیان معاہدہ بھی طے پا گیا تھا۔ مگر جانبازوں نے اس معاہدے کو بھی قبول نہ کیا۔ اگرچہ چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی پر روس قبضہ کر چکا ہے۔ مگر چیچن مجاہد فرار ہو کر پہاڑوں میں جا چھپے ہیں۔ جہاں سے چھاپہ مار جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ کاکیشیا کی اس چھوٹی سی مسلم ریاست کا دعویٰ ہے کہ وہ کبھی بھی روس کے ماتحت نہیں رہے۔ زاروں کے وقت سے روس کے حکمرانوں سے ان کی جنگ چلی آ رہی ہے۔ اس لئے سوویت یونین کے ٹوٹ جانے کے بعد چیچنیا کو بھی ایک آزاد ریاست کا درجہ ملنا چاہئے۔

یاد رہے کہ سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ کے دنوں میں روس کے صدر مسٹر بورس یلسن اس ریاست کو بھی علیحدگی پسندی کی آشیرباد دینے میں پیش پیش تھے۔ تاکہ سوویت یونین جلدی سے ٹوٹ جائے اور وہ خود روس کے سربراہ کے طور پر عالمی لیڈر بن جائیں اور سوویت یونین کے صدر مسٹر گورباچوف کو راستے سے ہٹایا جا سکے۔ اب جبکہ ان کا مقصد پورا ہو چکا ہے اب انہوں نے چیچنیا سے منہ پھیر لیا ہے اور اس کو آزاد کرنے کی بجائے اپنی پوری طاقت سے اس مختصر سی ریاست کو اپنا غلام بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ مگر کاکیشیا کی اس مسلمان ریاست کے لوگ روس کی بالادستی قبول کرنے کو کسی قیمت پر تیار نہیں ہیں۔

OOO

یاسر عرفات کی وزیر خارجہ اسرائیل سے ملاقات

فلسطینی لیڈر یاسر عرفات اسرائیل کے وزیر خارجہ سے فرانس میں ملاقات کرنے والے ہیں اگرچہ اس وقت عیاش کے قتل کئے جانے کی وجہ سے فلسطینیوں کے جذبات مشتعل ہیں لیکن یہ ملاقات معمول کے مطابق آزادی کے متعلق ہو گی دراصل فرانس میں فلسطینیوں کو امداد دینے والوں کی میٹنگ منعقد ہو رہی ہے۔ اور اسی موقع پر یاسر عرفات اسرائیل کے وزیر خارجہ سے ملاقات کریں گے۔ یحیٰ عیاش کو قتل کرنے کی ذمہ داری اسرائیل پر ڈالی ہے اور اسرائیل نے اس قتل کا اعتراف نہیں کیا۔

OOO

کشمیری رہنما کی ہلاکت

اخباری خبروں کے مطابق ایک اعلیٰ کشمیری مسلم رہنما جس کے گروہ نے دلی میں بم پھینکنے کے عمل کو اپنایا تھا اسے ہندوستان کی سیکورٹی فورس نے گولی مار دی اس کشمیری رہنما کا نام سجاد کینو تھا اور یہ جموں اور کشمیر اسلامک فرنٹ کے بانی تھے اس فرنٹ نے دو بم ہندوستان میں مارنے کے عمل کو اپنایا ایک نئی دہلی کے صدر بازار میں اور ایک کناٹ پلیس میں مسٹر کینو نے جیل سے رہائی کے چھ ماہ بعد اس فرنٹ کی تشکیل کی تھی۔

OOO

کرد بچوں کا احتجاجی مظاہرہ

بتایا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کے دفتر کے سامنے ہزاروں کرد بچوں نے اسلام آباد میں احتجاجی مظاہرہ کیا اس احتجاج میں یہ بھی کہا گیا کہ ہمارا مستقبل یقینی نہیں ہے اور گذشتہ سات سال سے کمشنر برائے مہاجرین کے عملے نے ہم سے امتیازی سلوک کر رکھا پاکستان میں مہاجرین کی یونین کے نمائندے علی عبداللہ نے کہا کہ بچے پولیس کی زیادتیوں پر احتجاج کر رہے ہیں مزید بتایا کہ ان میں سے سولہ ایک ماہ سے بھوک ہڑتال پر ہیں۔ جو بینر انہوں نے اٹھائے ہوئے تھے ان پر لکھا تھا ہمارے ساتھ امتیازی سلوک بند کرو اور ہمیں کسی محفوظ ملک میں بھجوا دو ہمیں انصاف چاہئے۔

آپ کا خط ملا

O مکرم محمد سعید احمد صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔

الفضل کا سالانہ نمبر پڑھا بہت مبارک ہو۔ یہ شمارہ بڑی محنت، ذہانت اور ہر طرح کے قارئین کی ضرورت کا خیال کرتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔ مدیران اور کارکنان کی دعائیں مقبول ہوتی واضح طور پر نظر آتی ہیں سرورق حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے کی تصویر ہے۔ آپ کی ہر تصویر پیاری ہوتی ہے۔ مگر یہ تصویر تو ایک عظیم داستان بیان کرتی ہے۔ ایک ہالہ سے بڑی شخصیت کو پیش کرتی ہے۔ لباس کی سادگی۔ طبیعت کی خاکسار اور عاجزی مگر چہرہ پر بے حد نور اور انتہائی گہرے فکروں میں ڈوبی ہوئی شخصیت۔ زمانہ کا غم لئے ہوئے۔ پروقار اور ساری دنیا کو فتح کرنے والی شخصیت اور اس کے علاوہ اور بہت کچھ۔

صفحہ نمبر ۱ پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات میں سے اقتباسات کا انتخاب بہت ہی عمدہ ہے۔ میرے جیسے گنہگار کی ہستی کو ہلا دیا۔ ایک ہی موضوع پر مختلف پرایوں سے پیغام دیا گیا ہے۔ بہت لطف آیا اور پڑھ کر اپنے گریبان میں جھانکا تو سخت ندامت محسوس ہوئی۔

مستورات کے چند قابل ذکر جلسے بہت اچھی کوشش ہے۔ یہ مضمون معلوماتی ہے اور تاریخی بھی۔ بہت سی نئی باتوں کا علم ہوا۔ مختصر مگر جامع۔

مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت مولوی غلام حسین صاحب سے متعارف کروایا۔ بہت ہی پراثر شخصیت تھے اور ان کی علم سے محبت اور حافظہ حیران کن ہے۔

بزرگان سلسلہ کا انتخاب بہت پسند آیا۔ ان تمام بزرگان کی صحبت سے مجھے فیض حاصل کرنے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ ان کی یادیں زندہ ہوئیں اور آسمان احمدیت پر چمکنے والے ستاروں کے حسن کو یکجا دیکھنے کا موقعہ ملا۔ ہر ایک کی سوانح اور سیرت کا مختصر مرقع پیش کیا گیا ہے۔

پشاور کے دوست کے جلسہ سالانہ کے تاثرات بھی بہت اچھی کاوش ہے۔ اصل میں یہ ہر احمدی کے جذبات کی عکاسی ہے جو اس دور میں سے گزرا ہے اور جلسہ سالانہ میں شرکت کر رہا ہے۔ آجکل کے حالات میں جب اس بابرکت تقریب سے محروم ہیں اس مضمون سے بہت لطف اٹھایا۔

باقی تمام مضامین اور نظمیں بہت اچھی ہیں مگر وہ عام طور پر قاری الفضل میں پڑھتا رہتا ہے۔ مندرجہ بالا مضامین نے سالانہ نمبر کی شان کو دوبالا کر دیا ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ نور بی بی صاحبہ زوجہ مہر عاشق محمد سیال سرگانہ آف باگڑ سرگانہ ضلع خانیوال' والدہ ریاض احمد سرگانہ حال مقیم دارالعلوم غربی ربوہ۔ بقضاء الٰہی مورخہ 96-1-8 کو وفات پا گئی ہیں۔ آپ موصیہ تھیں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے بیت المبارک میں بعد عصر جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں بعد تدفین مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

گمشدہ پرس

○ مورخہ 8۔جنوری 1996ء کو اقصیٰ چوک ربوہ کے قریب اور براستہ اقصیٰ چوک--- راجیکی روڈ سے ناصر آباد جاتے ہوئے ایک مردانہ پرس جس میں 1525 روپے۔ چوہدری سلطان احمد ارشاد صاحب ایڈووکیٹ کا فوٹو۔ وزیٹنگ کارڈ اور دیگر ضروری کاغذات تھے کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی دوست کو ملا ہو براہ کرم دفتر صدر عمومی ربوہ میں پہنچا دیں۔ یا فون نمبر 396 ناصر آباد ربوہ پر اطلاع دیں۔

آسامیاں خالی ہیں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں چند آسامیاں خالی ہیں۔

پتھالوجسٹ تعداد 1

گریڈ 4880-325-8130 مہنگائی الاؤنس 500

میڈیکل آفیسر (میڈیسن) تعداد 1

گریڈ 3804-258-6900

500 NPA مہنگائی الاؤنس 500

آئی رجسٹرار تعداد 1

گریڈ 3804-258-6900

500 NPA مہنگائی الاؤنس 500

500 NPA 3804-258-9600

مہنگائی 3804-258-9600 1 گریڈ

○ 3804-258-9600 ویمن میڈیکل

آفیسر (گائنی) تعداد 1

گریڈ 3804-258-6900

500 NPA مہنگائی الاؤنس 500

ڈینٹل سرجن تعداد 2

گریڈ 3804-258-6900

500 NPA مہنگائی الاؤنس 500

سٹاف نرسز/میل نرسز تعداد 3

گریڈ 3790-78-2230 مہنگائی الاؤنس 500 سٹاف نرسز۔ میل نرسز کی آسامیوں کے لئے میٹرک فرسٹ ڈویژن پاس طلباء بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ انہیں انڈر ٹریننگ سٹاف میں رکھا جائے گا۔ اس ٹریننگ کے دوران ماہوار 1000 روپے وظیفہ دیا جائے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

لوڈشیڈنگ کے اوقات

صبح 30-7 تا 00-8

بعد دوپہر 15-3 تا 00-4

بعد دوپہر 45-4 تا 30-5

شام 00-7 تا 30-7

شام 00-8 تا 30-9

(واپڈا)

احمدیہ ٹیلی ویژن کی نئی ڈائرکشن

نئے اوقات کار

○ (1) 8 جنوری سے درج ذیل سیٹلائٹ پر Test نشریات کا آغاز ہوگا۔ یہ ٹرانسمیشن 8 جنوری اور 9 جنوری کو شام ساڑھے چار بجے سے ساڑھے سات بجے ہوں گی۔ اس کے لئے ڈش کی پوزیشن حسب ذیل ہوگی۔

66°E اور فریکوئنسی 1390 ہوگی

Audio فریکوئنسی نمبر1=6.50

Audio فریکوئنسی نمبر2=7.02

Elevation 50-60 ہوگی۔

(2) 10 جنوری 1996ء سے نئے سیٹلائٹ پر باقاعدہ نشریات آغاز ہو گا۔ ان نشریات کے اوقات حسب ذیل ہوں گے۔

(1) روزانہ شام سات بجے سے رات دس بجے تک ماسوائے جمعہ

(2) جمعہ کے روز شام چھ بجے سے رات نو بجے تک

(3) رمضان کے دوران 96-1-22 سے 96-2-22 تک نشریات کے اوقات حسب ذیل ہوں گے۔

روزانہ دوپہر ساڑھے چار بجے سے شام ساڑھے سات بجے تک۔

(نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

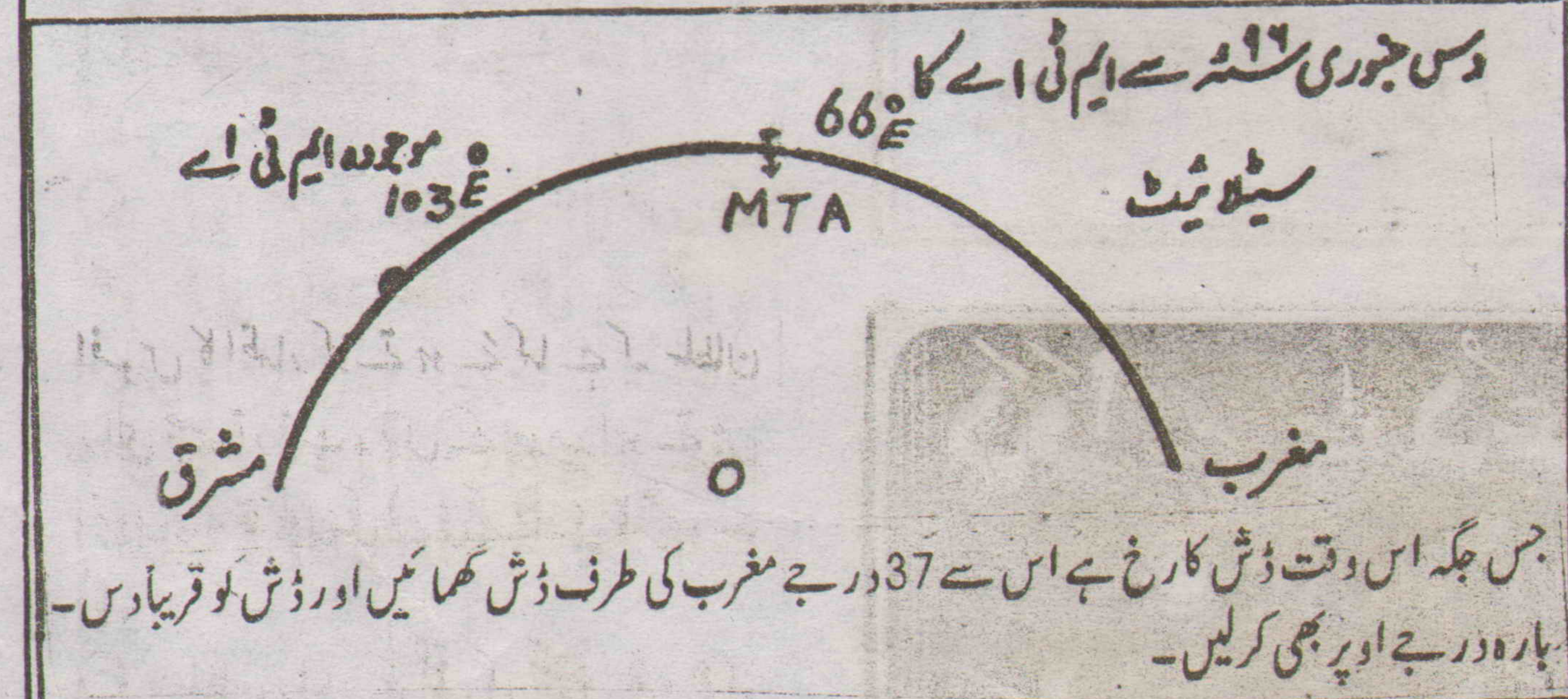

جس جگہ اس وقت ڈش کا رخ ہے اس سے 37 درجے مغرب کی طرف ڈش گھمائیں اور ڈش کو قریباً دس۔ بارہ درجے اوپر بھی کر لیں۔

اعلان داخلہ انسٹی ٹیوٹ آف بزنس

ایڈمنسٹریشن قائداعظم (نیو کیمپس)

پنجاب یونیورسٹی لاہور

○ ۔ ادارہ ہذا نے ایم بی اے (ایوننگ) اور بزنس ایڈمنسٹریشن میں پی۔ جی۔ ڈی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

اہلیت:۔M.B.A۔ گریجوایٹ مع تعلیمی کیریئر میں کم از کم دو سیکنڈ ڈویژن اور بزنس' انڈسٹری یا گورنمنٹ میں کم از کم تین سالہ پوسٹ گریجوایٹ (گریجوایشن یا مساوی امتحان کے نتیجہ کے اعلان کی تاریخ سے) ایگزیکٹو سطح کا عملی تجربہ/ملازمت

P.G.D تعلیمی کیریئر میں کم از کم دو سیکنڈ ڈویژن کے ساتھ گریجوایٹ۔ MBA کے داخلہ فارم و پراسپکٹس 200 روپے کے عوض اور PGD کے داخلہ فارم و پراسپکٹس 50 روپے کے عوض ادارہ کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 18۔جنوری 1996ء مقرر ہے۔

(نظارت تعلیم)

امداد طلباء

مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات وصدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

○ ایوان محمود ربوہ میں کمپیوٹر ٹریننگ کی کلاسز شروع کی جارہی ہیں جس کے لئے ایک انسٹرکٹر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان سے رابطہ قائم کریں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 1

اور وہ کسی کامل خلق کا نمونہ نہیں دکھا سکتے۔ کیونکہ وہ کسی صحیح نتیجہ کے قائل نہیں ہوتے۔ میں نے بڑے بڑے دہریوں کو مل کر پوچھا ہے کہ کیا تم کسی سچے اخلاق کو ظاہر کر سکتے ہو۔ اور کوئی حقیقی نیکی عمل میں لاسکتے ہو تو وہ لاجواب سے ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہمارے زیر علاج بھی ایک دہریہ ہے۔ میں نے اس سے یہی سوال کیا تھا تو وہ ہنس کر خاموش ہو گیا تھا۔ ایسے ہی جو لوگ قیامت کے قائل نہیں ہوتے وہ بھی کسی حقیقی نیکی کو کامل طور پر عمل میں نہیں لاسکتے۔ نیکیوں کا آغاز جزا سزا کے مسئلہ سے ہی ہوتا ہے جو شخص جزا سزا کا قائل نہیں ہوتا۔ وہ نیکیوں کے کام بھی نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے لوگوں کے اس قسم کے الفاظ سے مجھے رنج پہنچتا ہے۔ وہ کسی کی نسبت ویسے الفاظ کیوں استعمال کرنے لگا۔ یا جو شخص اپنی لڑکی سے بدنظری اور بدکاری کروانا نہیں چاہتا اور اسے ایک برا کام سمجھتا ہے۔ وہ دوسروں کی لڑکیوں سے بدنظری کرنا کب جائز سمجھتا ہے۔ ایسے ہی جو اپنی ہتک کو برا خیال کرتا ہے وہ دوسروں کی ہتک کبھی نہیں کرتا۔ بہرحال یہاں اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچنے کا ایک گر بتایا ہے۔ (۔) ایماندار و! ظن سے بچنا چاہئے کیونکہ بہت سے گناہ اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

(از خطبہ 18۔ اکتوبر 1907ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 11- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر نے کہا ہے کہ کراچی میں تخریب کار ختم ہو جانے کے بعد اب بھارت اور بنگلہ دیش سے کرائے کے تخریب کار پاکستان آ رہے ہیں۔ نئے تخریب کاروں کی تربیت کے لئے نئی دہلی میں کھولے گئے کیمپ ہمارے علم میں ہیں۔ عوام ہم سے تعاون کر رہے ہیں۔ دہشت گرد پکڑے جائیں گے یا مار دئے جائیں گے۔ وزیراعظم نے کہا کہ اگر الطاف حسین بندوق چھوڑ دیں تو ان سے معاہدہ ہو سکتا ہے۔ ان سے مذاکرات کے بعد پاور شیئرنگ بھی ہو سکتی ہے۔ بلدیاتی انتخابات پر مذاکرات ہو سکتے ہیں۔ بندوق کے سامنے ہم سر نہیں جھکائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ لندن اور نیویارک میں مہاجرستان کا نعرہ ملکی سالمیت کے خلاف ہے۔ اس نعرے کی موجودگی میں الطاف سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ الطاف حسین نے نئے سال بھی بندوق اور لانچر کی سیاست جاری رکھنے کا اشارہ دیا ہے۔ نواز شریف پنجاب میں ناکام ہونے کے بعد الطاف حسین کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ لیکن حکومت انہیں کامیاب نہیں ہونے دی گی۔ اگر نواز شریف الطاف حسین کی حوصلہ افزائی نہ کرتے تو کراچی کا مسئلہ بہت جلد حل ہو جاتا۔ انہوں نے بتایا کہ آئندہ سال پاکستان میں اسلامی سربراہ کانفرنس کا انعقاد کریں گے۔

○ عنقریب سبکدوش ہونے والے چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ نظام کا تسلسل ادارے کو مستحکم کرتا ہے اسی لئے میں نے توسیع قبول نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ جنرل جہانگیر کرامت کی قیادت میں فوج مضبوطی اور پیشہ وارانہ صلاحیت کی نئی بلندیوں کو چھولے گی۔ فوج قومی سلامتی کے تحفظ کی ضمانت ہے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہم کراچی کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے۔ بے نظیر بھٹو تیاری کر لیں۔ ان کے جانے کے دن آ چکے ہیں۔ حکومت کراچی میں ریاستی دہشت گردی کر رہی ہے۔ حکومتی ایجنسیاں روزانہ دو تین افراد کو قتل کر کے سڑکوں پر پھینک دیتی ہیں الزام ایم کیو ایم پر ڈال دیا جاتا ہے۔ حکومت مہاجروں کی ہلاکت سے باز رہے۔ ہم اپنے حقوق کی جنگ لڑتے رہیں گے۔ اس جدوجہد میں اب تو میرے خاندان کا لہو بھی شامل ہو گیا ہے۔ اب میرا یہ زیادہ فرض بنتا ہے کہ میں اپنے مہاجر بھائیوں کے بنیادی حقوق کا زیادہ خیال رکھوں۔ میری زندگی اب اسی جدوجہد کے لئے ہے۔ حکومت کی حقیقی گروپ کو آشیرباد حاصل تھی۔ اب وہ کہاں گئے۔ ہم مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ حکومت ایسا نہیں چاہتی وہ میرے بارے میں سوچنا چھوڑ دے اور کراچی کے حالات پر توجہ کرے۔

○ اپوزیشن نے نواز شریف پر حملے کا الزام بے نظیر اور آصف زرداری پر لگا دیا۔ اس حملے کو قتل کی کوشش قرار دیا گیا ہے۔ وزیراعظم پر فاشسٹ طریقے پر اختیار کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ اپوزیشن نے نواز شریف پر قاتلانہ حملہ کے واقعہ کو زیر بحث لانے کے لئے قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کر لیا اور پنجاب اسمبلی میں قرارداد پیش کر دی ہے۔

○ کراچی میں پیپلز پارٹی کے ایک رکن سابق کونسلر کو بھرے بازار میں ہلاک کر دیا گیا۔ مقتول کو 30 گولیاں لگیں۔ مقتول نے کچھ عرصہ قبل دہشت گردوں کے خوف سے رہائش تبدیل کی تھی۔ دہشت گردی کا نشانہ بننے والا پیپلز پارٹی کا یہ ساتواں کونسلر ہے۔ پولیس نے گلبہار کے علاقے سے 3 خطرناک دہشت گردوں کو کلاشنکوف' سب مشین گن اور دستی بموں سمیت گرفتار کر لیا۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے نواز شریف کے قافلے پر حملے کو کھلی ریاستی دہشت گردی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی سیاست میں تشدد کی بانی ہے۔ صدر حملے کا فوری نوٹس لیں۔ اور ملزموں کو گرفتار کیا جائے۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے جسٹس شفیع محمدی نے فیصلہ دیا ہے کہ عورت کو خلع حاصل کرنے کے لئے شوہر کی رضامندی کی ضرورت نہیں۔

○ 44 وفاقی افسروں کے تبادلے کی خبر سے سیکرٹیریٹ میں کھلبلی مچ گئی۔

○ چیئرمین سینٹ مسٹر وسیم سجاد کی والدہ محترمہ انتقال فرما گئیں۔ سینٹ کے چیئرمین یونان میں تھے جہاں سے وہ دورہ مختصر کر کے واپس وطن پہنچ گئے ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے رہنما خورشید حسن میر انتقال کر گئے۔ وہ ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں وفاقی وزیر بنے بعد ازاں پارٹی سے الگ ہو کر ایک اور پارٹی بنائی مگر حالیہ دور میں پارٹی میں واپس آ گئے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے پنجابی فلموں کے مشہور ترین اداکار سلطان راہی کے قتل پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ سلطان راہی جیسے آرٹسٹ مدتوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں انہوں نے قاتلوں کی فوری گرفتاری کا حکم دے دیا۔

○ سلطان راہی کے قتل کی تفتیش شروع کر دی گئی ہے خیال ہے کہ قاتل اناڑی اور کم عمر تھے ان میں سے ایک زخمی بھی ہوا۔ پولیس نے کھوجیوں اور تربیت یافتہ کتوں کے ذریعے تفتیش شروع کر دی ہے۔ ایک شخص کو شبے میں حراست میں لیا گیا ہے۔

○ ہائی کورٹ میں ہنگامہ کرنے والے 21 لیگی رہنماؤں پر فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔ ان رہنماؤں نے نواز شریف کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے دوران ہائی کورٹ میں ہنگامہ کیا تھا۔

○ لاہور کے بھاٹی چوک کو اس وقت تباہی سے بچا لیا گیا جب ایک نامعلوم تھیلے سے 8 کلو وزنی بم برآمد کر لیا گیا۔ راہ گیروں نے پولیس کو اطلاع کر دی۔ ٹریفک روک کر دکانیں بند کرا لی گئیں۔ بھاٹی چوک ویران ہو گیا۔ بم ڈسپوزل سکواڈ نے موقع پر پہنچ کر بم کو ناکارہ بنا دیا۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا ہے کہ حکومت ایم کیو ایم مذاکرات بین الاقوامی نگرانی میں کرائے جائیں۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: 643

خواہشمند متوجہ ہوں
حفیظ مارکیٹ گولبازار میں نئی تعمیر شدہ 6 عدد دوکانیں کرایہ کے لئے خالی ہیں
رابطہ کیلئے: مرزا عبدالسمیع
22/19 دارالرحمت وسطی فون نمبر 212369 سے رجوع فرمادیں۔

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 6 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-218065

بچوں کے لئے خاص ادویات

	قیمت	
BABY TONIC	15-00	☆ بے بی ٹانک' بچوں کی کمزوری سوکھے پن اور دانت نکالنے کی تکالیف کے لئے
BABY GROWTH COURSE	45-00	☆ کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کیلئے
BED URINE COURSE	40-00	☆ بچوں اور بڑوں کا پیشاب نیند میں خطا ہو جانے کی تکلیف کیلئے
DWARFISHNESS COURSE	120-00	☆ قد کا چھوٹا ہونا۔ جسم کی کمزوری اور بونا پن' بچوں اور نوجوانوں کی رکی ہوئی نشوونما کیلئے
MITTI CHOUR COURSE	30-00	☆ بچوں میں مٹی کھانے کی عادت (PICA) کو چھڑانے کیلئے
ANTI CARIES FOR BABIES	30-00	☆ بچوں میں دانتوں کو کیڑا لگنے (کیریز) کیلئے بفضلہ تعالیٰ مفید کورس
IRREGULER TEETH CURE	20-00	☆ بچوں کے بدوضع بے ترتیب دانت اگنا
SLOW DENTITION CURE	20-00	☆ بچوں کے دانت آہستہ یا تاخیر سے اگیں
YELLOW TEETH CURE	20-00	☆ دانت پیلے زردی مائل ہوں
WHOO COUGH TABS	15-00	☆ بچوں کی کالی کھانسی۔ تشنجی کھانسی جس کے ساتھ قے آتی ہو
TEMPER CURATIVE SMELL	20-00	☆ تُند مزاج غصیلی طبیعت والے بچے اور بڑے' چڑچڑاپن دور کر کے مزاج اعتدال پر لاتی ہے

لٹریچر -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں۔
فون گولبازار کلینک 606(04524) ہیڈ آفس 771(04524)
کیوریٹو انٹرنیشنل-ربوہ سیلز آفس 211283(04524) فیکس 212299(92-4524)
کیوریٹو انٹرنیشنل کلینک 211054

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
○ ہمدردانہ مشورہ ○ کامیاب علاج
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون (04524) 212434